

ALFALAH  
MAGZINE

DECEMBER 2021



ماہنامہ  
الفلاح  
دسمبر ۲۰۲۱

# دو چہرے



# فہرست

03

القرآن

03

الحديث

04

دوچہرے

07

درس قرآن اور حفظ قرآن

07

علامہ اقبال (شاعری)

معاون خصوصی: احسان اللہ کیانی

Ehsanullahkiyani.com

مدیر: عثمان علی

رسالہ فی سبیل اللہ حاصل کرنے  
لیے درج ذیل نمبر پر میج کریں۔

0347-0552110

join us on

Facebook:



www.facebook.com/  
Alfalahyouthforum

join us on

YouTube:



Alfalah Youth Forum

join us on

Whatsapp:



[ Name Join Alfalah ] SMS to  
0302-7396939

(for example)

[ Usman Join Alfalah ] SMS to 0302-7396939



## القرآن

تم دوسروں کو تو نیکی کرنے کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم اللہ کی کتاب پڑھتے رہتے ہو، کیا تم عقل سے بالکل ہی کام نہیں لیتے؟

سورة البقرة: 44

اے وہ لوگو! جو اللہ اور رسول کو دل سے مان کر اُن پر ایمان لائے ہو، تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟

اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی ناراضگی کی بات ہے (یا) یہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے کہ تم وہ بات کہو جو خود نہیں کرتے۔

سورة الصف: 03-04

الحديث:

اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے سنا تھا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ آگ میں اس کی آنتیں باہر نکل آئیں گی اور وہ شخص اس طرح چکر لگانے لگے گا جیسے گدھا اپنی چکی پر گردش کیا کرتا ہے۔ جہنم میں ڈالے جانے والے اس کے قریب آ کر جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے، اے فلاں! آج یہ تمہاری کیا حالت ہے؟ کیا تم ہمیں اچھے کام کرنے کے لیے نہیں کہتے تھے، اور کیا تم برے کاموں سے ہمیں منع نہیں کیا کرتے تھے؟ وہ شخص کہے گا جی ہاں، میں تمہیں تو اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا۔ برے کاموں سے تمہیں منع بھی کرتا تھا، لیکن میں اسے خود کیا کرتا تھا۔

صحیح البخاری: 3267  
islam360



اربوں سالوں سے موجود اس کائنات میں انسان کو آئے کئی ہزار سال گزر گئے، خالق کائنات نے پیغمبر بھیجے، اپنا پیغام پہنچایا، نہ ماننے والوں کو دنیا میں بھی سزائیں دی لیکن آج تک ہم انسان نہ خود اللہ کی عبادت سے لطف اٹھاتے ہوئے حسین زندگی گزارتے ہیں اور نہ دوسروں کو اس زندگی سے لطف اٹھانے دیتے ہیں۔ خود بھی آن دیکھی زنجیروں کی قید میں رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس قید کی طرف کھینچتے رہتے ہیں۔

ایک عجیب سی سوچ سوچے بیٹھے ہیں، کچھ انجان سے نظریے بنائیں بیٹھے ہیں، چاہ کے بھی کسی سے اظہار محبت کر نہیں سکتے اور کسی سے عدم محبت کے باوجود روز اظہار محبت کرتے ہیں۔

مسلمانوں کے اس معاشرے میں رحمت (بیٹی) کے پیدا ہونے پر بطور مسلمان باپ خوشی محسوس کرتا ہے ماں بھی چہرے پر خوشی کے آثار پیدا کرتی ہے لیکن پھر ایک ڈر، خوف، خطرہ ماں باپ کے دل سے خوشی نام کی چیز نگل جاتا ہے، بے شمار خوف ساری عمر لاحق رہتے ہیں پھر سب سے بڑا خوف بیٹی کی پرانے گھر میں رخصتی۔

باپ بیٹی سے پیار کرتا ہے تو ساتھ ایک انجان سوچ اس کو جدا بھی کرنا ہوگا کے غم میں نڈھال رہتا ہے۔ میری بیٹی کو شوہر، ساس، نند کیسے ملے گئے ماں کی سوچوں کا محور بس یہی رہتا ہے اور کہا جائے پریشان نہ ہوں تو جواب ملتا ہے عورت ذات ہے۔

معاشرے کے لوگ لڑتے ہیں کوئی کہتا ہے عورت کو آزادی دو، کوئی کہتا ہے عورت کو عزت دو، یہ سب جھگڑے نظر آتے ہیں لیکن گھر میں موجود عورت کو عزت کون دے وہی باپ بیٹی کو رخصت کرتا ہے، بیٹی کی شادی کرتا ہے بہو گھر آتی ہے نعرے لگانے والا شخص اسے بیٹی سمجھنے کو راضی نہیں۔ وہ ماں، بیٹی کی فکر نے جس کے بال سفید کر دیے وہ کسی کی بیٹی کو بیٹی کا درجہ تو کجا انسان سمجھنے پر بھی راضی نہیں، گھر کا حاکم تو عدل پر راضی نہیں، شکوہ ہر چوک میں ریاست کے حاکم سے، اللہ جانے ایسے لوگ حاکم وقت سے شکوہ کس منہ سے کرتے ہیں۔

یہی حال ہمارے اسلام کا ہے سب کہتے ہیں اسلام کو عزت دو، سوال پھر وہی ہے عزت کون دے؟ پھر عزت کا معیار بھی تو ہمارا ایک دوسرے سے جدا ٹھہرا، کسی نے اسلام کی دعوت کو عزت سمجھا، کسی نے جہاد کو، کسی نے ظاہری عبادات کو، تو کسی کے نزدیک باطنی طہارت عزت کا معیار ٹھہری، کسی کے نزدیک سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے حاکم وقت سے عزت کروانا معیار عزت بنا، یہ سب کام اسلام کا ہی حصہ ہیں کسی ایک کو پکڑ لینا کہا کا انصاف ہے۔

بات پھر وہی ہے باتیں تو بہت زور سے کی جاتی ہیں لیکن اب گھر میں اسلام کو عزت کون دے۔ ایک بچہ حافظ القرآن بن جاتا ہے باقی چار کو نماز بھی مکمل نہیں آتی کیا یہ عزت ہے؟

اللہ کی نازل کردہ کتاب کو پڑھا تو بہت مرتبہ لیکن سمجھنے کی ایک دفعہ بھی کوشش نہ کی اور جو پڑھا عربی سنیں تو تعجب سے پوچھیں۔ (آپ کو نسی کتاب پڑھ رہے ہیں)



دراصل بات یہ ہے ہم ریاست میں تو اسلام اور عورت کی عزت کے طلبگار ہیں لیکن اپنی ذات اور اپنے گھر میں نہیں۔

جیسے کسی نے کیا ہی خوب کہا، ہم دعا کرتے ہیں یا اللہ ہمیں نیک بنا دے اور پھر ڈر بھی رہے ہوتے ہیں کہیں اللہ سچی مچی کا نیک بنا ہی نہ دے۔

ہم شاید ایک نہیں دو چہرے رکھتے ہیں کچھ تو ایسا ضرور ہے ہمارے کام ہماری باتوں سے مختلف ہیں، ہمارا اندر کا چہرہ اتنا بھیانک ہے جسے ہم کسی کو دیکھا نہیں سکتے، دیکھانا دور کی بات، ہم اسے خود بھی دیکھ نہیں سکتے، لیکن کبھی ہمت کریں، اکیلے بند کمرے میں اس کو دیکھیں اور اپنا احتساب کریں اس سے پہلے کہ آپ کا احتساب کیا جائے۔

ڈاکٹر ذیشان الحسن عثمانی صاحب نے اس بات کو کیا ہی خوب انداز میں قلم بند کیا ہے۔

تو اکیلا ہے بند ہے کمرہ،  
اب تو چہرہ اتار کے رکھ دے۔



**سیاکوٹ طاقے**  
 کے ذمہ دار ہم سب ہیں۔  
 علم کے بغیر جذبات زہر قاتل ہیں۔

قوم کو تعلیم یافتہ بنانے کے لیے ہر انسان اپنی استطاعت کے مطابق کوشش کرے۔

# کس طرح ہوا کند ترانشر تحقیق ہوتے نہیں کیوں تجھ سے ستاروں کے جگر چاک



ارمغان حجاز  
kulyat-e-Iqbal App

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

**تشریح:** ایک وقت تھا مسلمان تحقیق کے میدان میں سرگرم تھے زندگی کے مختلف شعبوں میں نئی نئی ایجادات اور تحقیقات کے کرشمے لوگوں کو دکھا رہے تھے لیکن آج کیا ہوا؟ تحقیق کرنے والے آج کیوں ہاتھ پے ہاتھ رکھے بیٹھے ہیں؟ آج جب دوسری اقوام کائنات کی مختلف اشیاء کی تسخیر میں اور تحقیق میں پیش پیش ہیں، چاند، سورج اور ستاروں تک کی طاقتوں سے فائدہ اٹھا رہی ہیں تو آج اے مسلمانوں! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟

سید سرفراز شاہ صاحب

## درس قرآن اور حفظ قرآن

درس قرآن اور حفظ قرآن میں تو ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ تو آج بھی ہمارے لیے اسی طرح باعث رحمت، باعث سعادت اور باعث نجات ہے جیسے پہلے تھا۔ فرق ہم لوگوں میں آیا ہے، فرق ہماری سوچ میں آیا ہے۔ فرق ہماری نیتوں اور ہمارے اعمال میں آیا ہے۔ مذہب نہیں بدلا بلکہ ہمارے جینے کے انداز بدلے ہیں اگر آج ہم درس قرآن کی محفل میں جاتے ہیں تو صرف معلومات حاصل کرنے کے لیے تاکہ ہم کسی محفل میں بیٹھے ہوں تو فر فر بول کر دوسروں کو متاثر کر سکیں کہ دیکھو ہم مذہب کے بارے میں کتنی معلومات رکھتے ہیں اور ہم کتنے نیک ہیں۔

افسوس ہماری ساری کی ساری توجہ ظاہر داری پر ہو گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس کے بجائے کہ ڈھیروں ڈھیر علم حاصل کر لیا جائے اور اس پر عمل صفر بھی نہ ہو، بہتر یہ ہے کہ ہم چاہے ایک آیت ہی حفظ کریں لیکن اس پر عمل پوری طرح کر لیں۔

## الفلاح یوتھ فورم

### قیام کے مقاصد

- ★ مقدس اوراق کے لیے محفوظ جگہ فراہم کرنا
- ★ فقہی مسائل سے آگاہی
- ★ نوجوان نسل میں تعمیری اور فلاحی کاموں کے لیے شعور کی بیداری
- ★ نوجوانوں کو صلاحیتوں کے اظہار کے مواقع کی فراہمی
- ★ معاشرتی اور اخلاقی اقدار کا تحفظ
- ★ نوجوان نسل میں اتحاد اور ہم آہنگی کا فروغ
- ★ طلباء کے لیے اکیڈمیز کا قیام
- ★ کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد
- ★ عطیہ خون

ہم نے صرف سوچنے کا انداز بدلنا ہے، زندگیاں خود ہی بدل جائیں گی۔